# 39661 ـ سودی لین دین کرنے والے کا ہدیہ قبول کرنا

**سوال**

کیا میرے لیے سودی لین دین کرنے والے کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے ساتھ خرید و فروخت جیسے معاملات کیا کرتے، اور ان سے ہدیہ بھی قبول کرتے تھے، حالانکہ یہودی سودی لین دین کرتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یہودیوں میں سے ظلم کرنے والوں پر ہم نے وہ پاکیزہ اشیاء ان پر حرام کردیں جو ان کے لیے حلال کی گئي تھیں، اور اکثر لوگوں کو اللہ تعالی کی راہ روکنے کے باعث

اور ان کے سود لینے کے باعث جس سے انہیں روکا گیا تھا، اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کے باعث النساء ( 160 ـ 161 ).

اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں اس یہودی عورت کا ہدیہ قبول کیا جس نے آپ کو بکری کا بطور ہدیہ پیش کی تھی، اور ان یہودیوں کے ساتھ لین دین کیا، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کی درع ايك یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی.

اس میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ:

وہ چیز جو بطور کمائی حرام ہو، وہ صرف کمانے والے پر حرام ہے، لیکن جو شخص اس حرام کمائی کو جائز اور مباح طریقہ سے حاصل کرتا ہے اس کے لیے وہ حرام نہیں.

اس بنا پر سودی لین دین کرنے والے کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، اور اس کے ساتھ خریدوفروخت کا معاملہ کرنا بھی جائز ہوگا، لیکن اگر اس سے تعلقات منقطع کرنے میں کوئی مصلحت ہو، یعنی اس کے ساتھ لین دین نہ کرنے، اور

اس کا ہدیہ قبول نہ کرنے میں کوئی مصلحت پیش نظر ہو تو پھر لین دین نہیں کرنا چاہیے، تو ہم مصلحت کے پیش نظر اس کے پیچھے چلیں گے اور اس سے لین دین نہیں کرینگے.

لیکن جو چیز بعینہ حرام ہو تو وہ لینے اور دوسروں سب پر حرام ہے مثلا شراب حرام ہے، اگر کوئی یہودی یا عیسائی جو اسے مباح اور جائز سمجھتے ہیں وہ مجھے ہدیہ دیں، تو میرے لیے یہ ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ چیز بعنیہ حرام ہے.

اور اگر کوئی انسان کسی شخص کا مال چوری کرے اور آکر وہ مال مجھے دیتا ہے تو یہ مسروقہ مال لینا مجھ پر حارم ہے، کیونکہ یہ بعنیہ حرام ہے.

یہ قاعدہ اور اصول آپ کو کئی ایك اشکالات سے راحت دیگا، جو بطور کمائی حرام ہو وہ صرف کمانے والے شخص پر حرام ہے، لیکن اسے حلال طریقہ سے حاصل کرنے والے پر حرام نہیں، لیکن اگر اس سے تعلقات منقطع کرنے اور اس سے نہ لینے اور اس کا ہدیہ قبول نہ کرنے میں، اور اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کرنے میں کوئی مصلحت ہو جو اس عمل سے منع کرتی ہو تو پھر مصلحت کے پیش نظر اس سے تعلقات منتقطع کیے جائینگے.